یازدہ رسائل
رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل
از تصنیفات وافادات
قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہ
سیرت فاؤنڈیشن
۸۵۵۔این، سمن آباد، لاہور

یازدہ رسائل

رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل

○

از تصنیفات وافادات

قطب الاقطاب حضرت سیّد محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

○

مُترجم

مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہٗ

سیرت فاؤنڈیشن
۸۵۵ این، سمن آباد - لاہور
فون: ۷۵۶۰۸۸۲

نام کتاب : یازدہ رسائل (اردو ترجمہ)

مصنف : حضرت خواجہ قطب الاقطاب سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرہٗ

مترجم : حضرت مولانا قاضی احمد عبدالصمد فاروقی قادری چشتی ؒ

ناشر : سیرت فاؤنڈیشن ○ لاہور

طابع : کارواں پریس ○ لاہور

اشاعت : ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق مئی ۲۰۰۳ء

تعداد : پانچ سو

قیمت : ‎/۱۸۰ روپے

بسعی و اہتمام

نصر اقبال قریشی

سیرت فاؤنڈیشن - لاہور فون ۷۷۶۰۸۸۲

تقسیم کار

○ دربار بک شاپ ——— دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ ——— لاہور

○ المعارف ——— گنج بخش روڈ ——— لاہور

○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ——— گنج بخش روڈ ——— لاہور

○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ——— اُردو بازار ——— لاہور . کراچی

○ نظامی کتب خانہ ——— دربار حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ ——— پاکپتن شریف

○ احمد بک کارپوریشن ——— اُردو بازار ——— راولپنڈی

فہرست

ترجمہ یازدہ رسائل

رسالۂ سوم

رویت باری تعالیٰ

تصنیف

قطب الاقطاب سید محمد حسینی خواجہ گیسودراز بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

قبولنے والا) ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے فیض پایا ہوا ہے۔ مرید اپنے دل کو پیر کے دل کے محاذی (برابر، سامنے) رکھا ہوا ہے۔ وہ اس تصور کے ساتھ رکھا ہوا ہے کہ ضرور کسی نہ کسی وقت دونوں میں درست محاذ (ٹھیک سامنا، برابری) پیدا ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو عکس کہ پیر کے دل پر پڑ رہا ہے وہ جیسے کا ویسا یعنی پورے کا پورا مرید کے دل میں ظاہر ہو جائے۔ تم یہ سن چکے ہو کہ جب دیوار صاف شفاف پانی کے مقابل ہوئی تو جو کچھ پانی میں ہوا، وہی دیوار میں بھی ہوا۔ وہ جس سے محظوظ ہوا (مزے لیا) یہ بھی اسی سے محظوظ ہوئی۔ معتزلہ کا کہنا ہے کہ ''رویت'' یعنی کسی چیز کے دیکھنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ چیز نہ بہت ہی نزدیک ہو، نہ بہت ہی دور ہو۔ انہوں نے یہ تو کہہ دیا لیکن اتنا نہ سمجھے کہ یہ صورت، یہ صفت اجسام (اجسام جسم کی جمع، جسم اس کو کہتے ہیں، جس میں لمبائی، چوڑائی، گہرائی ہو۔ اسی کو طول، عرض و عمق کہتے ہیں) سے متعلق، جسم و جسمانیت سے تعلق رکھتی ہے۔ معتزلہ[1] وہ ہیں جو کسی ایک طرف کے پورے نہیں یعنی وہ نہ تو یونانیوں ہی کے علم کا لحاظ کرتے، عقل پر چلتے ہیں نہ حکمت اسلامیہ ہی کا لحاظ کرتے ہوئے کتاب و سنت کے پابند و معتقد ہیں اس لئے انہیں ''ادھر نہ ادھر بیچ میں آدھر'' نام دیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ رویت کے بارے میں کہا ہے اس کا بھی جواب حسب موقع دیا جائے گا۔ بعض محققین یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں رویت ہوئی۔ یعنی اس رات میں آپ نے اپنی آنکھوں سے خدائے تعالیٰ کو دیکھا اکثر فقہا جو یہ کہتے ہیں کہ آپ کو رویت نہیں ہوئی وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کی بناء پر ہے کہ من قال ان محمد قد رای ربه لیلة المعراج فقد کذب علیٰ رسول اللّٰه (جس نے یہ کہا کہ محمد نے اپنے رب کو معراج کی رات میں دیکھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا (جھوٹ کا طومار باندھا، بہتان باندھا) کہتے اور سند لیتے ہیں۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ

---

[1] معتزلہ کو مخانیث الحکماء کہتے ہیں۔ مخنث کی جمع مخانیث۔ اصل فارسی جس کا مترجم قدس اللہ سرہٗ نے ترجمہ کرنے میں ادباً تامل فرمایا۔ وہ یہ ہے: ''این معتزلہ کہ ایشان را مخانیث الحکماء گویندہ براہیب یونانیاں یونانیاں بر عقل صرف میروندو نہ بر تقلید کتاب و سنت بر آمیند مخانیث باشد''

رضی اللہ عنہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ هل رائت ربك ليلة المعراج قال لا (کیا آپ نے اپنے رب کو معراج کی رات دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں) یہی بات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کی تو آپ نے ہاں فرمایا۔ دونوں باتوں میں توفیق (سمجھنے مطابق کرنے کی) یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم سن عورت تھیں اگر آپ ان سے "ہاں" کہہ دیتے تو وہ تشبہ و تجسم (ہم جسم ہونے کے) قضیہ میں جا پڑتیں۔ اسی لئے آپ نے مصلحتاً فرمایا کہ "نہیں" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑی عمر کے اور عارف تھے۔ خدا کی ذات وصفات کو بخوبی جانتے' اس کو پہچانتے تھے۔ اس لئے آپ نے ان سے "ہاں" فرمایا۔ کچھ لوگ شاید یہ کہیں کہ ان دو باتوں میں جھوٹ کی نسبت ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہرگز جھوٹ نہیں بلکہ جو کچھ فرمایا سچ فرمایا۔ ہر ایک کے عرفان کے مطابق اس سے کہا گیا۔ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے "نہیں" جو کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ رویت تو ہوئی (دیکھنا تو ہوا۔ دیکھنے میں تو آیا' لیکن ادراک یعنی اس کی یافت نہ ہوئی۔ جیسا کہ پانا تھا نہ پایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لا تدركه الابصار (نہیں پاسکتی اس کو آنکھیں) آیا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو "ہاں" فرمایا وہ اس لئے فرمایا کہ آپ عارف تھے وہم تشبہ و تجسم میں پڑنے کی کوئی صورت نہ تھی ادراک کو بخوبی جانتے تھے کہ وہی اپنا مدرک آپ ہے۔

لطائف قشیری میں لکھا ہے کہ "مفسرین" یہ کہتے ہیں کہ آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ "محققین" یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ ان ہی محققین میں سے بعض فقرائے والہ (عاشق فقراء) ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دم بھر کے لئے بھی خدائے تعالیٰ کی رویت (دیدار' دیکھنے) سے محروم نہیں۔ کتاب عوارف میں ہے کہ سالک کی آخرت دنیا' اور دنیا آخرت ہو جاتی ہے اس کا اول آخر' آخر اول ہو جاتا ہے۔ جب کسی کی دنیا آخرت ہو جائے تو جو کچھ آخرت میں اس کے ساتھ ہونے والا ہے وہی اس دنیا میں بھی ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔

تفسیر قشیری میں ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمان افمن شرح الله صدره